مولوی سعد کا کفریہ نظریہ

تبلیغی جماعت کو لڑکھڑانا

از مجلس العلماء جنوبی افریقہ

استفتاء:

تبلیغی جماعت کے مولانا سعد نے اپنے بیان میں کچھ ایسے سنگین دعوی کئے ہیں جن کی بدولت کھٹکا اور الجھن پیدا ہو گیا۔ از راہ کرم ان کا بیان سن لیجئے اور ہماری رہبری فرمایئے۔ جو آراء انھوں نے ظاہر کئے ہیں کیا اہل السنت والجماعت کے عقیدے کے موافق ہیں کہ نہیں؟ ان کا دعوی ہے کہ:

۱۔ خروج یعنی تبلیغی سلسلہ میں نکلنا اور سفر کرنا اصل ہے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ان کی رائے مبنی ہے۔

۲۔ اللہ اور اس کے رسول ناراض ہیں ان لوگوں سے جو تبلیغ میں خروج نہیں کرتے ہیں۔

۳۔ اس زمانہ میں سب سے بڑا حادثہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ کے راستہ میں خروج نہ کرنے کو جرم نہیں سمجھتے ہیں۔

۴۔ ہدایت اللہ تعالی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اسی لئے نبیوں کو ہدایت کے واسطے بھیجا۔

۵۔ ہدایت مہنت کا ثمرہ ہے۔ لوگوں کو ہدایت انبیاء کی مہنت کی وجہ سے ملی۔

۶۔ نبیوں نے اپنی توجہ اور روحانیت سے ہدایت کو نہیں پھیلایا۔

الجواب:

غلو یعنی نفسانی افراط شیطانی مرض ہے جس کے نتیجہ سے بدعت اور کفر تک نوبت پہنچتی ہے۔ جو شخص غلو کے مرض میں مبتلا ہے وہ تو اپنے ذھن کو حرکت دینے اور اپنی بیہودگیوں کے نتائج پر غور کرنے کے بغیر قسم قسم کی بکواس بکتا ہے۔

مولوی سعد غلو اور حرام تجاوز کے جرم کا مرتکب ہیں۔ افسوس ہے کہ تبلیغی جماعت عام طور سے غلو میں پھنس گئی ہے۔ سعد کا خیال ہے کہ تبلیغی جماعت کا مخصوص طریقۂ کار واجب ہے، جبکہ ایسا نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کا طریقۂ کار مباح ہے اور مباح رہیگا تاوقتیکہ غلو اور بدعت جماعت کو اپنی گرفت میں لیکر ہلاک نہ کرڈالے اس طرح سے کہ اس کی اصل راہ سے بھٹکادے۔

سعد کو دھوکا ہو رہاہے، یا دانستہ صحابہ کے غزوات تبلیغی جماعت کے مخصوص طریقۂ کار بالخصوص خروج کے طریقہ پر بے جا طور سے چسپاں کررہاہے۔

صحابہ کے خروج کو تبلیغی جماعت والے خروج کے برابر کہہ رہاہے جبکہ صحابہ کا خروج قتال کے لئے تھا، دیار کفر کو ماتحت کرکے کافر قوموں کو مشرف بالاسلام کے تہیہ کے لئے تھا۔ برخلاف تبلیغی جماعت کے طریقۂ کار کہ غیر مسلم اس میں خارج ہیں۔ اس کا دائرہ عمل مسلمانوں میں محدود ہے۔ گو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن یہ بات غلط اور ناجائز ہے کہ تبلیغی جماعت کے مخصوص طریقہ کی اصل کو صحابہ کرام کے غزوات میں ڈھونڈا جائے۔ کوئی مشابہت نہیں ہے۔ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ تبلیغی جماعت خروج اور غزوات صحابہ میں کوئی مشابہت نہیں ہے۔ صحابہ کو اپنے غزوات میں جو مشقتوں، خطروں اور آزمائش کا سامنا ہوتا تھا اور برداشت

کرنا پڑتا تھا تبلیغ میں خروج کی جماعتیں اس کے ہزارویں حصہ کے برابر بھی نہیں جھیلتی ہیں۔ تبلیغ میں خروج کی جماعتیں عیش وآرام کے ساتھ پھرتی اور بسر کرتی ہیں۔

ان کا دعوی کہ اللہ اور اس کے رسول ناراض ہیں ان لوگوں سے جو تبلیغ میں خروج نہیں کرتے ہیں، بھاری بھر کم جھوٹ ہے جو انھوں نے اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر افتراء باندھی۔ کیا مولوی سعد کے پاس وحی آگئی جس سے اپنی حیرت انگیز جھوٹ کی تائید کرسکتے ہیں؟ ایسے شوخ زبان دعوی اس حدیث کے مورد عتاب میں آتا ہے، کہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

"جس نے جان بوجھ کر میرے نام جھوٹ بولا سو اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تیار کرلے۔"

اپنے غلو کے تقاضہ سے انھوں نے یہ حرام ردی بات اگالی۔ وہ بے اصل مقدمہ جس پر انھوں نے اس واضح دروغ کو قائم کیا ہے یہ ہے کہ تبلیغ کا طریقہ منحصر ہے تبلیغی جماعت کے طریقۂ کار میں۔ اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض نہیں ہیں ان لوگوں سے جو تبلیغی جماعت کے طور طریق اختیار نہیں کرتے ہیں۔ سعد کے پاس اپنے حیرت انگیز گھاس پھونس دعوی ثابت کرنے کے لئے بالکل کوئی شرعی حجت نہیں ہے۔

ان کا یہ دعوی کہ اس زمانہ میں سب سے بڑا حادثہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ کے راستہ میں خروج نہ کرنے کو جرم نہیں سمجھتے ہیں، نفسانی بکواس ہے جو بلا سوچ وفکر منہ سے اگل گئی۔ امت کا سب سے بڑا حادثہ فاش نافرمانی ہے — فسق، فجور، بدعت اور کفر تک کا ارتکاب۔ یہ ہے امت کے زوال اور ذلت کی اصل وجہ۔ تبلیغی جماعت کے کام میں عدم شرکت وجہ نہیں ہے۔ شریعت نے تبلیغی جماعت میں شرکت لازم قرار نہیں دی ہے۔ جماعت کا مخصوص طریقۂ کار مباح ہے جبتکہ غلو اور بدعت سے ممسوخ نہ ہو۔ اس کو واجب یا فرض عین دکھلانا خطرناک ہے۔ ایسا غلو تبلیغی جماعت کو آخرکار تباہ کرڈالیگا۔ پھر گمراہ فرقہ باقی رہجائے گا۔ سعد جیسے آدمی

کے ہوتے ہوئے کجراہی کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بزرگوں کے ذمہ لازم ہے کہ جماعت کے گمراہی میں پھسل پڑنے کا روک تھام کریں۔

ان کا یہ دعوی کہ ہدایت اللہ تعالی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اسی لئے نبیوں کو ہدایت کے واسطے بھیجا، کفر کو مستلزم ہے۔ یہ سعد کا سب سے زیادہ خطرناک دعوی ہے۔ صاف طور سے کفر کا ایک نرالا نظریہ اپنا رہا ہے۔ قرآن مجید مملو ہے ایسی آیتوں سے جو صاف کہتی ہیں کہ ہدایت صرف اللہ تعالی کی طرف سے ہے۔ قرآن کی کچھ آیتیں اتفاقیہ ذیل میں مذکور ہیں تاکہ سعد کی خطرناک کجراہی در پردہ تبلیغی جماعت معلوم ہو جائے۔

(الف) **"آپ (اے محمد) جس کو چاہیں ہدایت نہیں کرسکتے۔ بلکہ اللہ جس کو چاہے ہدایت کر دیتا ہے، اور ہدایت پانے والوں کا علم اسی کو ہے۔"** (القصص/۵۶)

یہ آیت واضح طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت دینے کی نفی کر رہی ہے۔

(ب) **"اور ہم نے ان کو راہ راست کی ہدایت کی۔ یہی اللہ کی ہدایت ہے جس سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے۔"** (الانعام/۸۹)

اللہ ہی ہے جو ہدایت کرتا ہے۔

(ج) **"اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ کو (اے محمد) ان کا نگراں نہیں بنایا اور نہ آپ مختار ہیں۔"** (الانعام/۱۰۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری صرف پیغام پہنچانا یعنی تبلیغ دین تھی۔ ہدایت دینا انبیاء کی بس کی بات نہ تھی۔ اسی لئے بار بار ان کو قرآن میں اسی کی تلقین کی جا رہی ہے کہ:

"ہمارے ذمہ صرف صاف طور سے پیغام پہنچانا ہے۔"

(د)"پھر جس کو اللہ تعالی چاہیں گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہیں ہدایت کرتے ہیں۔" (ابراہیم/۴)

(ھ)"سو پیغمبروں کے ذمہ تو صرف صاف صاف (دین) پہنچا دینا ہے۔ اور ہم ہر امت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجتے رہتے ہیں کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور شیطان (کی عبادت) سے بچتے رہو۔ سو ان میں بعضے وہ ہوئے کہ جن کو اللہ تعالی نے ہدایت دی اور بعضے ان میں وہ ہوئے جن پر (کفر کی) گمراہی کا ثبوت ہو گیا۔" (النحل/۳۵،۳۶)

(و)" اور اگر آپ کے رب کو منظور ہوتا تو سب آدمیوں ایک ہی طریقہ کا بنا دیتا۔ لیکن ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔"(ھود/۱۱۸)

(ز) "اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ہدیت پر جمع کر دیتا۔ سو آپ نادانوں میں سے نہ ہوجئے (کہیں آپ خیال کرنے لگیں کہ میں سب کو ہدایت کر سکتا ہوں)۔" (الانعام/۳۵)

(ح) "اللہ تعالی جس کو چاہیں بے راہ کر دیں اور وہ جس کو چاہیں سیدھی راہ پر لگا دیں۔"(الانعام/۳۹)

(ط) "اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ کو ان کا نگراں نہ بنایا اور نہ آپ مختار ہیں۔"(الانعام/۱۰۷)

(ی)"پھر اگر وہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر لے آتا۔" (الانعام/۱۵۰)

(ک) "اور اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام روئے زمین کے لوگ سب کے سب ایمان لے آتے۔ سو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں جس میں وہ ایمان ہی لے آئیں۔(یونس/۹۹)

(ل)"اور جس کو اللہ تعالی گمراہی میں رکھے اس کا کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔"(الرعد/۳۳)

مولوی سعد کی بھلائی کے خاطر اوپر کچھ آیات قرآنیہ کیف ما اتفق درج کی گئیں۔ ان جیسی آیتوں سے قرآن مملو ہے اور قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ ہدایت صرف اللہ عزوجل ہی کا کام ہے۔ ہدایت سراپا اللہ تعالی پر موقوف ہے، مہنت پر موقوف نہیں جیسے مولوی سعد کہتے ہیں۔ اللہ تعالی نے ہدایت مخلوق میں بٹادی۔ انبیاء کی مہنت کا اثر نہیں ہے اور بدرجہ اولی تبلیغی جماعت کی مہنت کا اثر نہیں ہے۔

اپنے اپنے کام اور مشغلہ میں گو ہر ایک کو کوشش اور مہنت کرنی چاہیئے آخر کار، کامیابی یا ناکامیابی، اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے۔ چنانچہ آدمی روزی کمانے میں مہنت کرتا ہے؛ علم حاصل کرنے میں مہنت کرتا ہے؛ اور دیگر بہت سے مقاصد میں مہنت کرتا ہے، لیکن انجام کار وہی ہوتا ہے جو اللہ کا فیصلہ ہے۔روزی جو ہم کو ملی ہے ہماری کوشش کی بنا پر نہیں ہے ۔ایسا عقیدہ رکھنا کہ تقدیر کے نتائج ذاتی مہنت پر مبنی ہیں، فیصلۂ خداوندی پر نہیں، ناجائز اور منافی ایمان ہے۔

بار بار بہانگ دہل قرآن مجید اعلان کرتا ہے کہ ہدایت صرف اللہ کے اختیار میں ہے، انبیاء کی مہنت کا اثر نہیں ہے۔ اگر ہدایت کے لئے مہنت معیار اور علت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب، حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور بیٹا، حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد اور انبیاء علیہم السلام کے بے شمار قریب جان پہچاننے والے دولت اسلام سے محروم نہ ہوتے۔ انبیاء علیہم السلام کی بلند پایہ مہنت کے ذاتی نتیجہ سے سب مشرف بہ اسلام ہوجاتے۔ لہذا، سعد کا یہ کہنا کہ ہدایت اللہ تعالی کے ہاتھ میں

نہیں ہے، **کھلم کھلا کفر ہے۔ اس کو ضرور ایمان کی تجدید کرنی چاہئیے۔ تبلیغی جماعت کے بزرگوں کے لئے حرام ہے کہ اپنی جماعت کی صف میں ایسا گمراہ آدمی قبول کریں۔**

اپنی جہالت کو لئے ہوئے مولوی سعد ہدایت کا دارومدار مہنت قرار دیتے ہیں۔ یہ بنیادی غلطی ہے جو ان کے جہل سے ناشی ہے۔ اگر ہدایت کی بنیاد مہنت ہوتی تو ان کے کلام سے یہ بات نکلتی ہے کہ، نعوذ باللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فریضۂ مہنت میں ناکامیاب ہوئے اس لئے کہ کتنے لوگ تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرپور مہنت کے باوجود ایمان قبول نہیں کیا۔ اور سعد کے اس کفریہ نظریہ سے سب انبیاء پر ناکامیابی کا حکم لگ جاتا ہے۔

اپنے پیارے چچا کی وفات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہ دل سے چچا کے ہدایت قبول کرنے کی مہنت کرتے ہوئے اس سے گزارش فرمائی ۔ لیکن ابو طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہنت سے ٹکرا گیا اور ایمان چھوڑ کر مر گیا۔ مہنت کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری کوشش مبذول فرمائی اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں فرمایا تا کہ لوگ ہدایت پر آجائیں۔ لیکن کتنے لوگ مشرک ہی رہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہنت سے ٹکرا گئے۔ صاف ظاہر ہے کہ ہدایت مبلغ کی مہنت کا نتیجہ نہیں ہے؛ اللہ تعالی کے ارادہ کا نتیجہ ہے۔ جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے۔ قران حکیم کا یہ فیصلہ اٹل ہے۔

سعد صاحب قرآن کی آسان آیتوں کے سمجھنے سے بھی کورا ہیں اور حقائق سمجھنے سے بھی۔ نبی اللہ تعالی کا پیغمبر ہوا کرتا ہے۔ اس کا فریضہ صرف اللہ تعالی کا پیغام پہنچانا تھا۔ اسی لئے انبیاء کو بار بار قرآن میں اس طرح کہنے کی تعلیم دیجاتی ہے کہ: **"ہماری ذمہ داری پہنچانا ہے اور بس۔"**

مقصود مھنت نہیں ہے۔ مقصود یہ ہے کہ بندہ اپنی فرض منصبی سے عہدہ بر آہو۔ کسی کا ہدایت یافتہ ہو جانا مبلغ کی قبضہ وقدرت سے باہر ہے۔ ہدایت اللہ تعالی کا اختیار ہے۔

مولوی سعد کا دعوی ہے کہ مسلمانوں کو دھوکا ہو گیا کہ امت میں انقلاب اولیاء کی روحانی حالت کی وجہ سے ہو گا، ظاہر ہے کہ یہ محض خیالی پلاؤ اور جھوٹا دعوی ہے۔ کسی کا خیال ایسا نہیں ہے۔ سعد کا نرا وھم ہے۔ امت میں انقلاب صرف اس وقت ہو گا جب مسلمان اللہ تعالی کی شریعت کے مطیع ہوں، تبلیغی جماعت جیسے خروج اختیار کریں یا نہ کریں۔ امت کی خراب وخستہ حالت اس لئے نہیں ہے کہ مسلمان تبلیغی جماعت کاموں میں شرکت نہیں کرتے ہیں۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ فسق وفجور، بدعت وضلالت، اور کفر وشرک میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے کاموں سے اجتناب کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔ حصہ لینا واجب نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کاموں میں عدم شرکت کبھی امت کے زوال اور ذلیل ہونے کا سبب نہیں تھا۔ بلکہ تبلیغی جماعت کی پیدائش سے صدیوں پہلے امت ذلت اور انحطاط کے گھاٹ میں اتر گئی۔

سلف صالحین کے زمانہ میں بھی اور اور اس کے بعد کے زمانہ میں بھی خروج ہمیشہ جہاد یعنی قتال فی سبیل اللہ کی غرض سے ہوتا تھا۔ کبھی تبلیغ کے لئے جم غفیر کا خروج نہ تھا۔ تبلیغ کے لئے خروج اگرچہ جائز اور مستحسن ہے لیکن واجب نہیں ہے اور اس کو واجب تصور کرنا حرام غلو ہے جس کا انجام سعد جیسے ضلال وکفر ہے۔ صریح جہاد کی روایتوں کو تبلیغی جماعت کے کاموں پر چسپاں کرنا خطرناک گمراہی ہے۔ تبلیغ کا ثواب، یعنی جس طرح سے بھی تبلیغ ہو، خاص تبلیغی جماعت کا طریقہ نہیں، اس کا ثواب بہت ہے۔ لیکن عوام الناس کو دھوکا دیکر جہاد کی روایتوں کو اس طور سے پیش کرنا کہ خاص تبلیغی جماعت کے طریقۂ کار پر صادق آتی ہیں، جائز نہیں ہے۔ یہ افتراء ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔

حضرت کعب کی حدیث سے مولوی سعد کا استدلال بالکل بے بنیاد ہے۔ حدیث کا جو مطلب یہ بیان کرتا ہے بے اصل اور غلط ہے۔ یہ گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہی میں پھنسا رہا ہے۔ اول تو اس کا یہ کہنا کہ خروج، چاہے حقیقی جہاد کے لئے خروج ہو یا تبلیغی جماعت کے کاموں کے لئے، اصل ہے، صاف طور سے باطل، بے اصل اور فاسد ہے۔ جہاد سے مقصود اعلاء کلمۃ اللہ ہے، صرف اور صرف اللہ تعالی کی خوشنودی کے واسطے۔ یہ ہے اصل، خروج اصل نہیں۔ خروج صرف اصل کی تحصیل کے لئے ایک طریق ہے۔ لیکن سعد نے بیل کے سامنے ہل لگالیا۔

غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی بدولت جو خفتگی حضرت کعب رضی اللہ عنہ پر ہوئی وہ اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے تھی۔ نکلنے کے حکم کی بجا آوری نہ لائے۔ پیچھے رہ گئے حالانکہ ان کے پاس کوئی عذر نہ تھا۔ یہی ان کی غلطی تھی جس کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قطع تعلق کا حکم صادر فرمایا۔

نیز، حضرت کعب کی غلطی حقیقی جہاد سے متعلق، قتال فی سبیل اللہ کے خروج میں تھی۔ یہ ایسا خروج نہ تھا جس کو تبلیغی جماعت والوں نے گزشتہ صدی ایجاد کیا۔ اگر سعد کی منطق کسی طرح معتبر اور مجوز ہوتی تو حضرت کعب کے خروج نہ کرنے سے نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ جتنے لوگ تبلیغی جماعت کے کام میں خروج کو منظور نہ کریں ان سب پر وہی حکم لگانا چاہیئے جو حضرت کعب پر لگ گیا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس زمانہ کے تقریبا دو ارب مسلمان جو تبلیغی جماعت کے مخصوص طریقۂ کار خروج میں، صرف حصہ لینا نہیں، بلکہ اس میں شرکت کے وجوب کو انکار بھی کرتے ہیں سب سے قطع تعلق ہونا چاہیئے۔

تبلیغی جماعت کی بھاری غلطی یہ ہے کہ جہاد کی سب روایتیں اپنی مخصوص قسم کی تبلیغ پر منطبق کرتی ہے، جبکہ تبلیغی جماعت اور صحابہ کے جہاد کے مابین کوئی نسبت نہیں ہے۔ اگرچہ اس نسبت کا نہ ہونا گناہ کی بات تو نہیں ہے، جہاد سے متعلق حدیث کی روایتوں کو بے جا محمل پر رکھنا نادرست اور ناجائز تو ہے۔ تبلیغی جماعت کا مطمح

نظر ایمان کی اصلاح اور ضروری دینی تعلیم دینے پر ہے۔ ان بنیادی مقاصد کی تحصیل کے لئے قتال ہمارے زمانہ میں شرط نہیں ہے جس طرح صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ قتال واجب اس لئے تھا کہ بلاد کفر ماتحت ہو کر دین قائم کرنے کی راہ میں رکاوٹیں دور ہو جائیں۔ لیکن قتال کی یہ ترتیب تبلیغی جماعت کے طریقۂ کار میں شامل نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے تبلیغی جماعت پر ردو قدح تو نہیں ہو گا، لیکن جہاد کی روایتوں کے بے محل استعمال پر ان پر ردو قدح درست ہے۔

مولوی سعد کا یہ دعوی کہ اس زمانہ میں سب سے بڑا حادثہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ کے راستہ میں خروج نہ کرنے کو جرم نہیں سمجھتے ہیں، بھی بے وقوفانہ مغالطہ ہے۔ تبلیغی جماعت کے مخصوص طریقۂ کار خروج کے ترک کرنے پر اس کے جرم اور گناہ ہونے کی کوئی شرعی حجت نہیں پائی جاتی ہے۔ سعد کو علم سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اس لئے جہلاء کی طرح کسی بھی نفسانی بکواس منہ سے نکالنے کی اسے پس وپیش نہیں۔

غیبت، جھوٹ، چوری، زنا، اور ربو پر غلط قیاس کرتے ہوئے تبلیغی جماعت میں خروج نہ کرنے کے گناہ اور جرم مضحکہ خیز طور پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے۔ یہ بڑا بھاری جھوٹ ہے اور شریعت پر افتراء ہے۔ زنا، ربو، شراب نوشی، چوری، وغیرہ کبائر قطعی نصوص سے ثابت ہیں، جبکہ تبلیغی جماعت میں خروج ترک کرنے کا جرم اور گناہ ہونا غلو سے ناشی ذاتی رائے کا بھیانک اختراع ہے۔

ان لوگوں کی غلطی نکالتا ہے جو زنا، شراب نوشی، غیبت کو معصیت اگرچہ کہتے ہیں لیکن تبلیغی جماعت خروج کو معصیت قرار نہیں دیتے ہیں۔ یہ حرام رائے شرمناک اور باطل ہے۔ سعد کا نظریہ شرمناک ہے۔ تبلیغی جماعت کی صحیح کارگزاری کے لئے یہ آدمی بہت خطرناک ہے۔ جماعت کے اصول مقررہ سے انحراف تبلیغی جماعت کے لئے فال بد ہے۔ تبلیغی جماعت کے بزرگوں پر واجب ہے کہ جو برائی اور خرابی جماعت کی بنیاد میں پڑ گئی ہے اس کا استیصال اور صفایا کریں۔